REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۸ شہادت ۱۳۳۹ ہش | ۸ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۸۰

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۷ اپریل بوقت ۱۰ بجے صبح

کل حضور کو کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ نیز شام کو کچھ بواسیر کی بھی شکایت ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۷ اپریل بوقت نو بجے بذریعہ فون

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ گو خفیف سا فرق ہے۔ ایکو پیٹ کی تکلیف ابھی پوری طرح دور نہیں ہوئی۔

احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

## خلا میں بندر بھیجنے کا امریکی پروگرام

واشنگٹن ۶ اپریل۔ امریکہ چار سال راکٹ کے ذریعہ خلا میں اور بندر بھیجنے کا پروگرام بنا رہا ہے۔ امریکہ کے فضائی ادارہ کے افسروں نے بتایا ہے کہ انسان کو خلا میں بھیجنے سے قبل بندروں کو خلا میں بھیجنے کے متعدد تجربات کی ضرورت ہے۔

# "اپنی گرانقدر روایات کو ترک نہ کریں" طلبہ کو گورنر کی تلقین

## کوئی قوم بلند کردار کے بغیر حقیقی عظمت حاصل نہیں کر سکتی

حیدرآباد ۷ اپریل۔ مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے سندھ یونیورسٹی کے گریجوایٹوں کو یاد دلایا ہے۔ کہ ان کی ثقافتی اور روحانی بنیادیں بڑی گہری ہیں۔ گورنر نے طلبا کو تلقین کی کہ وہ روبہ تغیر دنیا میں اپنی روایات پر ثابت قدم رہیں۔ مسٹر اختر حسین کل صبح سندھ یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں کانووکیشن ایڈریس پڑھ رہے تھے۔ گورنر نے سندھ کے صوفیائے کرام کی مثال پیش کی۔ جنہوں نے عمر بھر مشکلات برداشت کیں۔ اور انہیں ایسی لافانی شہرت نصیب ہوئی۔ جس سے بہت کم لوگ بہرہ ور ہیں۔ گورنر نے کہا اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی خدمت کا اجر عطا کیا ہے کیونکہ انہوں نے ساری عمر خدمت خلق میں بسر کی۔ اور کسی دنیاوی اجر کا لالچ پاس تک نہیں پھٹکنے دیا۔ گورنر نے کہا قوم کی حقیقی طاقت عوام کی اخلاقی اور روحانی خوبیوں میں مضمر ہے۔ لہذا کوئی قوم کیریکٹر کے اوصاف سے متصف ہوئے بغیر عظمت حاصل نہیں کر سکتی اقتصادی حالت سدھارنے کے لئے بھی معاشرے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

## متحدہ عرب جمہوریہ کا تجارتی وفد مستقبل قریب میں پاکستان آئے گا

### دونوں ممالک تجارتی معاہدے سے متعلق بات چیت پر رضامند ہو گئے

راولپنڈی ۷ اپریل۔ کابینہ پاکستان نے اپنے کل کے اجلاس میں اس امر کی منظوری دے دی ہے۔ کہ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ میں تجارتی معاہدے کے لئے بات چیت شروع کی جائے توقع ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کا ایک تجارتی وفد مستقبل قریب میں پاکستان پہنچ جائے گا۔ کابینہ نے اس امر کی بھی منظوری دے دی کہ جو بیس اپریل کو تہران میں دواسازی کی جو فوجی بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں پاکستان بھی شریک ہو۔ فیصلہ کیا گیا کہ اس کانفرنس میں پاکستان میڈیکل سروس کے بریگیڈیئر گردیزی پاکستان کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دیں۔

## ساڑھے تین کروڑ کی چھپی ہوئی متروکہ جائداد کا سراغ

لاہور ۷ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق اب تک ۳ کروڑ باون لاکھ ۲۱ ہزار نو سو ستر روپے کی چھپی ہوئی متروکہ جائداد کا سراغ لگایا گیا ہے۔ مختلف عدالتوں میں مقدمات کی سماعت کے بعد متروکہ جائداد پر ناجائز قابضوں اور دیگر دعویداروں کو مختلف سزائیں دی گئیں۔ انہیں ایک لاکھ اسی ہزار روپے سے زیادہ جرمانہ کیا گیا۔ اعلان میں عوام سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ متروکہ جائداد پر ناجائز قبضہ اور دیگر دعاوی کا سراغ لگانے والے عملے سے تعاون کریں۔ اس عملے کا صدر دفتر اب پرنسپل نمبر ۲ معمولی لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔

## خواجہ شہاب الدین کراچی پہنچ گئے

کراچی ۷ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ میں پاکستان کے سفیر خواجہ شہاب الدین کل صبح قاہرہ سے کراچی پہنچ گئے۔ بعد میں وہ دفتر خارجہ گئے جہاں انہوں نے صدر ناصر کے دورہ پاکستان کے بارے میں مختلف معاملات پر گفتگو کی۔

## صدر ناصر کے استقبال کی تیاریاں

کراچی ۷ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر ۱۰ اپریل کو پاکستان کے دورہ پر کراچی پہنچیں گے۔ سکولوں کے تقریباً ۲۵ ہزار طالب علم ان کا استقبال کرتے وقت پریڈ میں شامل ہوں گے۔ ان میں ایک ہزار جونیئر ریڈ کراس کیڈٹ ہوں گے۔

## درخواستِ دعا

میرے والد مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب پنشنر وکیل المال تحریک جدید ربوہ تقریباً بیس بائیس روز سے بیمار ہیں۔ اور کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خصوصاً عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مکرم کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

سعادت احمد خان ربوہ



ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل [illegible] ربوہ سے شائع کیا

# ذوق اور افتادِ طبع

مولٰنا سید ابوالحسن صاحب ندوی نے اپنی تصنیف قادیانیت کے آغاز میں "حرفِ گفتنی" کا آغاز الفاظ ذیل سے فرمایا ہے:۔

"دسمبر کے اواخر اور جنوری ۱۹۵۸ء کے اوائل میں پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام لاہور میں مجلسِ مذاکرات اسلامی (اسلامک کلوکیم) کا انعقاد ہوا۔ جس میں عالم اسلام اور مغربی ممالک کے بہت سے ممتاز نامور اہل علم اور اہل فکر نے شرکت کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مذاکرات کے ناظم و داعی کی طرف سے دعوت وصول ہونے کے باوجود راقم سطور ان تاریخوں میں نہیں پہونچ سکا۔ مجلس کے اختتام کے بعد ہی جب لاہور پہنچا تو مجلسیں اس تذکرہ سے گرم تھیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
اس مجلس میں شرکت کے لئے مصر و شام و عراق کے جو علماء و اساتذہ آئے وہ انہوں نے ہندوستان پاکستان کی مشہور مذہبی تحریک قادیانیت اور اس کے اساسی عقاید و خیالات کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ ان کی یہ جستجو اور تحقیق کا شوق بالکل حق بجانب اور قدرتی امر تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
شرقِ اوسط کی سیاحت اور مصر و شام کے قیام کے دوران میں اگرچہ بارہا اس ضرورت کا خود احساس ہوا تھا۔ لیکن اس کی طرف توجہ کرنے کی نوبت نہیں آئی تھی موضوع افتادِ طبع اور اس وقت تک کی ذہنی تربیت کے خلاف تھا۔ مصنف کا ذوق اس وقت تک قادیانی لٹریچر اور خود مرزا صاحب کی تصنیفات کے مختصر سے مختصر حصہ کے مطالعہ کے لئے بھی کبھی آمادہ نہیں ہو سکا تھا۔ اور وہ اس کوچہ سے یکسر نابلد تھا۔ لیکن اس تحریک نے (جس کی تعمیل عین سعادت تھی) اس موضوع کی طرف پوری طرح متوجہ ہونے کی تقریب پیدا کر دی"
(قادیانیت صفحہ ۵)

اس سے دو باتیں پیدا ہوتی ہیں اول یہ کہ مصنف نے کتاب "القادیانی و القادیانیۃ" جیسا کہ اسی حصہ میں آگے انہوں نے اپنی عربی تصنیف کا نام لکھا ہے۔ مصر و شام و عراق کے علماء و اساتذہ کو احمدیت اور اس کے اساسی عقاید و خیالات کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچانے کے لئے لکھی ہے دوم یہ کہ اس کتاب کی تحریر ہاتھ میں لینے کے وقت تک آپ نے کبھی احمدیت کا مطالعہ نہیں فرمایا تھا۔ کیونکہ آپ کا ذوق مختصر سے مختصر مطالعہ پر بھی آمادہ نہ تھا۔

اب دیانت پسند اور منصف مزاج شخص اس سے یہی توقع کر سکتا ہے کہ سید ابوالحسن صاحب جو ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم اور دمشق کی عربی اکادمی کے رکن ہیں اپنے اس بیان میں بالکل صداقت کی پیروی فرما رہے ہوں گے۔ اور اس لئے اب اس قابل ہیں کہ احمدیت کا بطور خود مطالعہ کر کے اس پر رائے زنی کریں۔ لیکن ہر ایسا شخص یہ جان کر حیرت زدہ رہ جائیگا کہ مولانا نے اپنے اس بیان میں بھی اللہ تعالیٰ کے خوف کو قطعاً ملحوظ نہیں رکھا جو ایک معمولی مسلمان کا شعار ہونا چاہیئے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ہمارے سامنے اس ادارہ کے دم تحریر ایک عربی کا رسالہ پڑا ہے۔ جس کا نام ہے۔ "القادیانیۃ" ثورۃ علی النبوت المحمدیۃ والاسلام بقلم ابی الحسن علی الحسنی الندوی یہ رسالہ عربی کے ۲۹/۳۰ صفحوں پر مشتمل ہے جو مطبع بیداری مالیگاؤں ناسک (الہند) میں طبع ہوا تھا اس رسالہ میں خلاصۃً تقریباً تمام وہ اعتراضات ہیں جو مولانا موصوف نے اپنی تصنیف "قادیانیت" (اردو) یا القادیانی والقادیانیۃ (عربی) میں ذرا تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔

جیسا کہ رسالہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے یہ رسالہ فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کے عین بعد لکھا گیا تھا۔ اور بلاد عربیہ میں نشر کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ چنانچہ یہ ہمارے آدمی کو بلاد عربیہ ہی میں ۱۹۵۴ء کو دستیاب ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ رسالہ مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی ہی کی تصنیف ہے اگر یہ درست ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ درست نہ ہو۔ تو اب ایک منصف مزاج انسان اس سوچ میں پڑ جاتا کہ مولانا نے "حرفِ گفتنی" میں جو کچھ فرمایا ہے اس رسالہ کی موجودگی میں جو تقریباً چار سال آپ نے پہلے تصنیف فرمایا تھا اور جس میں بلاد عربیہ کو تقریباً وہی معلومات ذرا اختصار سے بہم پہنچائی جا چکی تھیں۔ اور آپ ہی نے خود پہنچائی تھیں۔ اب یہ فرمانا کس طرح درست ہو سکتا ہے کہ "القادیانی والقادیانیۃ" لکھنے سے پہلے آپ کو احمدیت کی طرف توجہ کرنے کی کبھی نوبت نہیں آئی تھی اور کہ یہ موضوع آپ کی افتادِ طبع اور اس وقت کی ذہنی تربیت کے خلاف تقاضا کر یہ الفاظ آپ کس طرح لکھ سکتے تھے کہ

"مصنف کا ذوق اس وقت تک قادیانی لٹریچر اور خود حضرت مرزا صاحب کی تصنیفات کے مختصر سے مختصر حصہ کے مطالعہ کے لئے بھی کبھی آمادہ نہیں ہوا"

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ۱۹۵۳ء کے عین بعد جو رسالہ آپ نے عربی میں تصنیف کر کے بلاد عربیہ میں تقسیم کیا تھا۔ اس کے لئے مواد کہاں سے لیا تھا۔ کیا آپ نے سنی سنائی باتوں پر اس کا انحصار رکھا تھا۔ اگر ایسا ہے تو کیا آپ ایک مسلمان اہل علم کی ذمہ داری کو نہیں سمجھتے تھے کہ محض افواہ پر ایک ایسے مذہبی تنقیدی رسالہ کی بنیاد نہیں رکھنی چاہیئے۔ جس سے تمام بلاد عربیہ کے کم از کم اہل علم حضرات کو احمدیت کے متعلق ممکن ہے غلط تصور پیدا ہوتا اور بعد میں جب آپ خود مطالعہ کرتے تو ممکن ہے آپ کو شرمندہ ہونے کے علاوہ بارِ گناہ جو آپ نے اٹھایا ہوتا۔ اس کا خیال ہی سوہانِ روح بن جاتا۔

اس ضمن میں مولانا ابوالحسن صاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور عربی اکادمی دمشق کے رکن کا کم از کم جو فرض تھا وہ یہ تھا کہ بجائے اس کے کہ آپ اپنی حالیہ تصنیف میں احمدی لٹریچر سے سابقہ قطعی ناواقفیت اور نفرت ظاہر کرتے اپنے سابق رسالہ کا ضرور ذکر دیتے۔ اس میں مولانا کی قطعاً کسرِ شان نہیں تھی۔ لیکن مولانا نے اس کی ذرا پرواہ نہیں کی احمدیت سے اپنی سابقہ قطعی ناواقفیت ظاہر کر کے کوئی [illegible] حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ الٹا غلط بیانی کے الزام کا مورد بننے کا احتمال پیدا ہوتا ہے شاید اسکو ذراسی فروگذاشت سمجھا جائے۔ لیکن ایک اتنے بڑے عالم کے لئے یہ ذراسی فروگذاشت نہیں۔ آپ اسلام کے علمبردار بن کر تحریکِ احمدیت پر نکتہ چیں ہیں اور اردو ہی میں نہیں بلکہ عربی میں تصنیف کر کے تمام عالم اسلام کو متاثر کرنا چاہتے ہیں۔

سچی بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کی نظروں میں اپنے "ذوق سلیم" کا تمغہ حاصل کرنے کے لئے آپ نے یہ اخفاء کیا ہے اور ہمیں افسوس ہے کہ محض جذباتی لذت کے لئے آپ نے اپنے دامن کو آلودہ کر لیا ہے اور منصف مزاج لوگوں کی نظر میں آپ کا وقار یقیناً اس حرکت سے بہت خفیف ہو جاتا ہے اور آپ پر سے تمام اعتماد اٹھ جاتا ہے اور اس امر کا یقین ہو جاتا ہے کہ آپ نے اپنی موجودہ کتاب بھی بلا تحقیق تصنیف فرمائی ہے اور جو کچھ حرفِ گفتنی میں اس کی تیاری کے لئے اہتمام کا ذکر کیا ہے وہ محض تکلف اور افسانہ ہے ورنہ آپ نے محض پروفیسر الیاس برنی کی نقل اڑائی ہے اور بس۔

## درخواستِ دعا

خاکسار کے والد محترم میاں جان محمد صاحب (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں) عرصہ چار پانچ ماہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں حالت کچھ تشویشناک ہے احباب جماعت خصوصاً درویشان قادیان سے ان کی کامل صحت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

— دین محمد ایم اے [illegible] نیو ۔ لاہور

## خداتعالیٰ کی خوشنودی

اخبار الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واحد آرگن ہے۔ اس کو ہر گھر اور ہر فرد تک پہنچانا آپ سب کا مشترکہ قومی فرض ہے۔

اور

اس فرض کی ادائیگی آپ کے لئے دینی اور دنیاوی برکات کا موجب ہو گی۔

اسلئے

اپنے اس مشترکہ قومی فرض کو پورا کر کے خداتعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے

(مینیجر الفضل)

# ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

## مذاہب کانفرنس میں اسلام کی مؤثر نمائندگی

از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۰ء کو بفضلہ تعالیٰ تبلیغ اسلام کا ایک اور عمدہ اور زریں موقعہ میسر آیا۔ ہالینڈ کے مرکزی شہر اوترخت (Utrecht) کے آزاد خیال عیسائی مکتب فکر کے لوگوں کی طرف سے ایک مذاہب کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس موقعہ پر دنیا کے مشہور مذاہب ہندو دھرم۔ بدھ مت۔ اسلام اور یہودیت پر علی الترتیب تقاریر کا وسیع پیمانہ پر انتظام ہوا۔ ہر تقریر ایک ہفتہ کے وقفہ کے ساتھ تھی۔ منتظمین جلسہ کی طرف سے کانفرنس کا اعلان بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعہ کیا گیا جو سارے شہر میں اہم مقامات پر چسپاں کئے گئے۔ نیز ہر تقریر کے موقعہ پر ایک نیا پوسٹر لگایا جاتا رہا۔ سب سے پہلے اشتہار میں کانفرنس کے مجموعی پروگرام کا ذکر تھا۔ مگر پہلی تقریر ہو چکنے پر باقی تین لیکچروں کے عنوانات اور لیکچرار حضرات کے اسماء گرامی شائع کئے گئے۔ اسی طرح دوسری تقریر کے اختتام پر ایک تیسرا اشتہار دیا گیا تھا۔ جو باقی دو تقاریر کی کارروائی پر مشتمل تھا۔ اس طور پر خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور مسجد ہالینڈ کا ذکر تین بار بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعہ عوام کے سامنے آتا رہا۔

اس مذاہب کانفرنس کے لئے منتظمین کی طرف سے اسلام پر تقریر کے لئے امام مسجد ہالینڈ برادرم مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کو کانفرنس کے انعقاد سے چند ماہ قبل درخواست موصول ہوئی جس پر ابتدائی امور طے کرنے کے بعد تاریخ مقرر ہوئی۔

مذکورہ بالا تاریخ کی شام کو مکرم انچارج صاحب مشن اور خاکسار بذریعہ ریل اوترخت روانہ ہوئے یہ سفر کوئی ایک گھنٹہ کا تھا اوترخت شہر ہالینڈ کا قدیم ترین شہر ہے جہاں ایک بڑی یونیورسٹی بھی ہے۔ اٹھارویں صدی میں اس شہر میں ایک بہت بڑا ڈچ مستشرق (Mr. H. RELANDUS) گذرا ہے۔ جس کی کوشش کے نتیجہ میں ہالینڈ میں اسلام پر مطالعہ کرنے کی بنیاد پڑی ریلوے سٹیشن سے اتر کر ہم جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے جب ہم پہنچے تو سامنے ایک بہت بڑے اور قدیمی یادگاری چرچ کی عظیم الشان عمارت کھڑی تھی یہ گرجا سارے شہر میں سب سے بڑا اور پرانا تھا لوگوں سے ملنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ عمارت ان نوادرات میں سے ایک ہے جو اس شہر میں سیاحوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہیں۔

ڈیوڑھی سے گزر کر وسیع ہال میں پہنچے یہ عمارت واقعی یورپ کے معماروں کے فن تعمیر کا عمدہ نمونہ تھی ہمیں اسٹیج کے قریب ہی ایک کمرہ میں بٹھایا گیا۔

شام کے قریب آٹھ بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔ ہال لوگوں سے تقریباً پر تھا۔ صدر صاحب جلسہ نے مکرم امام صاحب مسجد ہالینڈ کا تعارف کرایا اور تقریر شروع ہوئی۔

مکرم جناب حافظ صاحب نے تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مختصر طور پر تاریخ اسلام پر روشنی ڈالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک و مطہر وجود کو بنی نوع انسان کے لئے بطور نمونہ پیش فرمایا آپ نے کہا کہ اگر تاریخ مذاہب پر نظر ڈالیں تو آج کسی ایسے نبی کا پتہ نہیں چلتا کہ جس کی زندگی کے حالات اور اس کی لائی ہوئی تعلیمات پر یقینی طور پر تفصیلاً روشنی پڑ سکے۔ اس بات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہی واحد یگانہ ہے۔ آپ کی زندگی کے جملہ کوائف خدا تعالیٰ کی خاص مشیت کے تحت پوری طرح محفوظ ہیں۔ اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم کا ایک ایک ورق ہر طرح محفوظ ہے

بعد ازاں آپ نے اسلام اور عیسائیت کے مابین امتیازی امور کی نشاندہی کرتے ہوئے ورثہ کے گناہ۔ الوہیت مسیح۔ اور تثلیث۔ مسیح کی صلیبی موت سے نجات اور بائیبل و قرآن کریم میں الہامی کتاب ہونے کے لحاظ سے فرق وغیرہ موضوعات پر مدلل طور پر خیالات کا اظہار کیا

آپ نے "امن عالم میں اسلام کا حصہ" پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتلایا کہ قیام امن کے لئے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ناگزیر ہے۔ کیونکہ امن عالم ایک عالمگیر مسئلہ ہے۔ جو مشرق و مغرب اور سیاہ و سفید کو اکٹھا کئے بغیر حل ہونا مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہے۔ اسلام نے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے ایک ایسا تصور پیش کیا۔ کہ جس کے نتیجہ میں اس کرہ ارض کے جملہ بنی نوع انسان عالمگیر بنیادوں پر اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ ان کے درمیان ایک ایسا بھائی چارہ قائم ہوتا ہے۔ جو کسی قسم کا امتیاز روا نہیں رکھتا۔ اور ایسا بھائی چارہ کسی اور قوت و طاقت کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس اسلامی تعلیم امن عالم کے لئے ازلی تھا سے مؤثر ترین ہتھیار ہے۔ کیونکہ اس کی گرفت اجسام کی بجائے لوگوں کے قلوب پر ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اخلاص دیانتداری اور کام کی سچی روح پیدا ہوتی ہے۔ جو کسی بھی کام کی تکمیل کے لئے بنیادی چیزیں ہیں۔

آپ نے کہا موجودہ دور میں امن عالم کے مسئلہ کو بین المملکتی بنیادوں پر حل کرنے کی کوشش اسلامی تعلیم کی برتری اور فوقیت کی بین دلیل ہے اور اس امر پر شاہد ناطق ہے

ایک گھنٹہ تقریر کے بعد چند منٹ کا وقفہ تھا۔ چنانچہ خاکسار نے صدر صاحب مجلس کی اجازت سے لوگوں کو لٹریچر پیش کیا۔ جو بفضلہ تعالیٰ کئی افراد نے فراخدلی سے خریدا۔ علاوہ ازیں کئی ایک احباب سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ جس سے معلوم ہوا کہ تقریروں کا اثر خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے رنگ میں ظاہر ہوا ہے۔

وقفہ کے بعد سوالات کی اجازت دی گئی

جملہ سوالات لکھ کر بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ متعدد سوالات کئے گئے جن کے جوابات مکرم جناب حافظ صاحب نے نہایت مناسب رنگ میں دیئے۔ جس پر مزید ایک گھنٹہ وقت صرف ہوا۔ چرچ کی طرف سے اس جلسہ کی تمام تر کارروائی کو ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کرنے کا اہتمام بھی تھا۔

آخر میں جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہالینڈ مشن کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں جزاکم اللہ

---

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## زندہ خدا کے ظہور کا بابرکت دن

"سچ تو یہ ہے کہ جب تک ہم خود نہ مریں زندہ خدا نظر نہیں آسکتا۔ خدا کے ظہور کا دن وہی ہوتا ہے۔ جب ہماری جسمانی زندگی پر موت آئے۔ ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں۔ ہم مردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مردہ کی طرح نہ ہو جائیں۔ جب ہمارا منہ ٹھیک ٹھیک اس کے محاذات میں پڑے گا۔ تب وہ واقعی استقامت جو تمام نفسانی جذبات پر غالب آتی ہے ہمیں حاصل ہوگی۔ اس سے پہلے نہیں۔ اور یہی وہ استقامت ہے جس سے نفسانی زندگی پر موت آجاتی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

# تین ۳ بزرگوں کا ذکر خیر

(از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی اے انچارج جرمن مشن ...)

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی وفات کی خبر سخت رنج والم کا باعث ہوئی یہ المناک خبر پڑھ کر گذشتہ ایام میں فوت ہونے والے بزرگان کے صدمہ کے زخم پھر تازہ ہوگئے اور اس وقت جذبات ابھر ابھر کر باہر آرہے ہیں۔ میں اس وقت تین بزرگوں کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں۔ جو یکے بعد دیگرے ہم کو داغ مفارقت دے کر مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کا وجود سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بہت مفید تھا اور ان کی بے لوث خدمات تاریخ احمدیت میں سنہری حروف کے ساتھ لکھی جائیںگی اور آئندہ آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرنا اپنا فرض خیال کریں گی۔ مجھے حضرت چوہدری صاحب کے ساتھ چھوٹی عمر سے ہی لگاؤ تھا۔ چونکہ ان کے تعلقات ابا جان کے ساتھ نہایت بے تکلفانہ تھے۔ اس لئے مجھے انہیں ملنے اور ان کی صحبت سے مستفیض ہونے کے اکثر مواقع ملتے رہے۔ ان کے خدمت دین کا جذبہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گہری عقیدت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات سے محبت اور عشق کا میری طبیعت پر گہرا اثر تھا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اپنی قادیان کی زندگی میں جن بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہونا میں اپنا فرض منصبی سمجھتا تھا ان میں سے ایک حضرت چوہدری صاحب کا وجود بھی تھا

## محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ

پچھلے سال چوہدری صاحب کے پرانے رفیق کار حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب بھی فوت ہوگئے۔ حضرت خانصاحبؓ کو اس عاجز سے بہت محبت تھی۔ مجھے قادیان میں ایک عرصہ تک ان کے ساتھ کام کرنے کا بھی موقع ملا۔ اور اس عرصہ میں خاکسار نے حضرت خانصاحب کی محبت پیار اور دعاؤں سے بہت فائدہ اٹھایا۔ ۱۹۵۱ء میں جب مجھے رخصت پر چند ماہ کے لئے ربوہ حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تو حضرت خانصاحبؓ ہمارے مکان پر باوجود بیماری کے ملنے کے لئے تشریف لائے اور دیر تک محبت اور اخلاص سے باتیں فرماتے رہے ہیں جب ربوہ میں یورپ کے لئے دوبارہ رخصت ہو رہا تھا تو حضرت خانصاحب صاحب فراش ہو چکے تھے اور چلنے پھرنے سے عاجز ہو چکے تھے۔ میں الوداعی ملاقات کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ تو حضرت خانصاحبؓ اٹھ کر بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے اس عاجز کے ساتھ معانقہ فرمایا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر میرا دل بھی پگھل گیا اور یہ چند لمحات عشق و محبت کے گہرے جذبات کا آئینہ دار تھے اور حضرت خانصاحب کی اس موقع کی دعاؤں سے میں اب تک مستفیض ہو رہا ہوں۔ اس کے بعد متواتر ان کے پیغامات موصول ہوتے رہے کہ وہ اس عاجز کے لئے متواتر ہر نماز میں دعائیں کرتے ہیں اور وفات کے بعد برادرم شیخ مبارک احمد صاحب نے مجھے لکھا کہ حضرت خانصاحب نے اپنی بیماری کے دوران میں بھی اس عاجز کو ہمیشہ یاد رکھا اور محبت اور اخلاص سے اس عاجز کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

## محترم چوہدری عبداللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ

پچھلے سال حضرت چوہدری عبداللہ خانصاحب بھی ہم سے جدا ہوگئے ان کا وجود ساری جماعت کے لئے بالعموم اور کراچی کی جماعت کے لئے بالخصوص ایک نعمت غیر مترقبہ تھا اور اپنے کمزور اور نحیف جسم کے ساتھ انہوں نے اپنی جان سلسلہ عالیہ کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب کو اس عاجز کے ساتھ محبت تھی۔ مجھے ان سے واقفیت اسوقت ہوئی جب آپ اپنی ٹانگ کے علاج کے لئے لنڈن تشریف لائے اپریشن کے بعد ہم باقاعدہ ان کی خدمت میں ہسپتال حاضر ہوتے بعض اوقات اکیلے بھی اس عاجز کو ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے مواقع ملے۔ ان ملاقاتوں کے نقوش میرے قلب سے کبھی محو نہیں ہو سکتے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ ان کی تربیت اور ان کی نصائح اب تک میرے لئے مشعل راہ ہیں۔ اپریشن کے بعد تکلیف بہت تھی۔ لیکن اس تکلیف کی حالت میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے باقاعدہ روزانہ خط اپنی قلم سے تحریر فرماتے ایک دن یہ عاجز آپ کی خدمت میں حاضر تھا فرمانے لگے کہ حضور کا جواب آیا ہے کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ دعا کے لئے روزانہ لکھتے ہیں اس طرح روزانہ ہی آپ کی صحت کے لئے دعا کا موقع مل جاتا ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود جماعت کے لئے بہت بڑی نعمت ہے اور حضور پر نور کی دعائیں ہماری روحانی تشنگی کو دور کرنے کا موجب ہیں اسطرح دوسری دفعہ میں اکیلا پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت چوہدری صاحبؓ نے اپنے سینہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور حضور ایدہ اللہ کا فوٹو سینہ سے اتار کر اس عاجز کو دکھایا۔ مجھ پر رقت طاری ہوگئی یہ عشق و محبت کی روحانی دنیا ایک مومن کے ایمان کی زندگی کا باعث بلکہ اس کی زندگی کا لب لباب ہے۔

یہ تینوں بزرگ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درخشاں جوہر تھے اور انہوں نے جماعت کی بے لوث خدمات میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا اور مجھے ان تینوں بزرگوں کی وفات کا سخت صدمہ ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان تینوں بزرگوں کے درجات کو ہمیشہ بلند فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں بلند سے بلند مقامات عطا فرمائے اور اب وفات کے بعد انہیں اپنے پیارے امام و مقتدا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں جگہ دے۔ اللہم آمین اور ہم سب کو انکے نقش قدم پر چلکر سلسلہ عالیہ کی بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے محبوب آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو پوری صحت کے ساتھ کام کرنیوالی عمر عطا فرمائے۔ اللہم آمین

---

# بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

احباب کو الفضل کے ذریعہ سے علم ہو چکا ہے کہ جامعہ احمدیہ کا سنگ بنیاد عید الفطر کے روز رکھدیا گیا ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس مقدس تعلیمی ادارہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت رکھی تھی جب حضرت مولانا برہان الدین صاحبؓ اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ کے مبارک وجودوں سے جماعت محروم ہوگئی تھی۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس منشاء کو پورا کر سکیں جس کے لئے ادارہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ذیل میں ان حضرات کے اسماء دعا کے لئے پیش ہیں جنہوں نے اس ادارہ کی عمارت کے لئے سو یا سو سے زیادہ روپے مرحمت فرمائے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

| نام | رقم |
| --- | --- |
| مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب چک ۹۲/۱۲ ضلع منٹگمری | ۵۰۰۔۰۔۰ |
| مکرم محمد عمر محمد بشیر صاحبان سہگل حال چنیوٹ / مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد بشیر صاحب سہگل / مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عمر صاحب سہگل | ۳۲۵۔۰۔۰ |
| مکرم غلام احمد صاحب کراچی (عطیہ برائے پنکھا) | ۲۰۰۔۰۔۰ |
| مکرم ڈاکٹر ایس ایم انصاری صاحب ۔ کراچی | ۱۰۰۔۰۔۰ |
| مکرم محمد سعید احمد صاحب ورکس آفیسر سرگودھا حال کراچی | ۱۰۰۔۰۔۰ |
| مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ | ۱۰۰۔۰۔۰ |
| مکرم چوہدری ننھے خانصاحب ۔ گوٹھ ننھے خاں | ۱۰۰۔۰۔۰ |
| مکرم چوہدری غلام غوث صاحب ۔ علی پور ضلع ملتان | ۱۰۰۔۰۔۰ |
| مکرم چوہدری غلام قادر صاحب اوکاڑہ | ۱۰۰۔۰۔۰ |
| مکرم حکیم انوار حسین صاحب خانیوال ضلع ملتان | ۱۰۰۔۰۔۰ |

---

# مصلح موعود

زہے سایہ سر پہ جو ہم دیکھتے ہیں
یقیناً خدا کا کرم دیکھتے ہیں

تجھے دیکھنے کے لئے ہم ہزاروں
زمانے کے ظلم و ستم دیکھتے ہیں

زمانہ کے ہر غم سے بالا وہی ہے
جسے تیرا وقف اَلم دیکھتے ہیں

سہارا ترا بھی مسلسل ہے ملتا
جہاں ڈگمگاتے قدم دیکھتے ہیں

جو نقش قدم پر ترے چل رہے ہیں
وہ منزل میں اپنے قدم دیکھتے ہیں

کمال شجاعت و فورِ فراست
جو تجھ میں ہے دنیا میں کم دیکھتے ہیں

مسیحا نے جو تیرے حق میں بتائے
وہ زندہ نشاں دم بدم دیکھتے ہیں

گدائی جنہیں اس کے در کی ہے حاصل
وہ کب فیضِ جاہ و حشم دیکھتے ہیں

# رشتہ ناطہ کے متعلق غیر اسلامی رسوم

(از مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

جب انسان دینی تعلیم کو ترک کر کے جہالت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تو وہ حقیقت کی بجائے توہمات اور رسومات کو اختیار کر لیتا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ چیز اس کے اور اجتماعی طور پر قوم کے انحطاط کا موجب بن جاتی ہے۔ ان چیزوں کا شکار ہو جانا مسلمانوں کے زوال کی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ لیکن افسوس تو یہ ہے۔ کہ تلخ تجربات کے باوجود لوگ ان کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ نشہ آور چیزوں کی طرح وہ دن جن ان کے عارضی حظ پر فخر و مباہات کرتے ہیں اور ان کے جواز میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں فلاں گھر میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

النکاح سنتی حدیث نبوی ہے اس کے ماتحت ضروری ہے کہ ہر مسلمان شادی بیاہ کے معاملہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ شادی کے سلسلہ میں بعض اوقات ایسی شرطیں پیش کی جاتی ہیں۔ کہ ان کے متعلق شرعی نص تو درکنار انسانی شرافت بھی اجازت نہیں دیتی۔ اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ کہ نیک نیتی اور مناسب طریق سے ان باتوں کو رد کرنے کی کوشش کی جائے اور بتایا جائے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے انتخاب میں نیکی کو مقدم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

بعض لوگ ایسے مطالبات کرتے ہیں جو سراسر شریعت کے خلاف ہوتے ہیں مثلاً لڑکی والے کہیں گے کہ فلاں فلاں زیورات اور کپڑے لائے جائیں اور اسی طرح لڑکے والے۔ پہلی صورت اگر لڑکی کو فروخت کرنے کے مترادف ہے تو دوسری طرف احساس کمتری کے ماتحت اس کی سخت اہانت۔ جو والدین لڑکی کے لئے کچھ مطالبہ کرتے ہیں۔ یا اس کے خلاف لڑکے والے۔ وہ دونوں اس قابل نہیں کہ ان کے ایسے مطالبات مان کر رشتہ کیا جائے اور ایسے رشتے عموماً بعد میں شکر رنجی اور تکلیف کا موجب ہوتے ہیں۔

لڑکی کے متعلق احساس کمتری بھی ہمارے ملک میں بہت پایا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ اور اس کی احسن خلقیت اور پاکیزہ طبیعت و سیرت ہی اس کے زیورات ہیں۔ لیکن بعض لوگ اس سے وہ ناروا سلوک کرتے ہیں کہ انسانیت ان پر ماتم کرتی ہے۔ لڑکیوں اور عورتوں کی نیک تربیت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق قرآنی احکام اور ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے واضح ہیں۔ کہ اس بارہ میں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں جو کچھ فریقین کی طرف سے لڑکی یا لڑکے کو دیا جاتا ہے۔ وہ تحفہ کی حیثیت رکھتا ہے اور تحفہ کے متعلق کوئی شریف آدمی دوسرے فریق سے خواہش نہیں کیا کرتا۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ پھر سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں اور دنیا میں باوقار و سرفراز ہوں تو انہیں دوسرے عیوب کے علاوہ لڑکیوں کے متعلق بھی ایسی باتوں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اور صحیح معنوں میں ان کی توقیر کرنا سیکھنا چاہیئے لیکن افسوس ہے کہ اگر لوگوں کو مندرجہ بالا نقائص کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ خلاف ہو جاتے ہیں۔ پھر جو زیورات یا دوسرا سامان فریقین کی طرف سے لڑکی کو دیا جاتا ہے وہ اس کی ملکیت ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ نے اسے بھی صاحبِ ملکیت بنایا ہے۔ اس لئے ورثہ کی وہ حقدار ہے۔ مگر آج کل مسلمان عموماً اس کا یہ حق اسے نہیں دیتے) اور کسی کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اس کی اجازت کے اس کی کسی چیز پر تصرف کرے ان باتوں کو مدِ نظر نہ رکھنے کی وجہ سے تمام عمر وہ دوسروں کی دست نگر رہتی ہے۔

شادی کے بعد علیحدہ مکان لڑکی کا حق ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں عموماً لڑکوں کے والدین یہی چاہتے ہیں۔ کہ سب ایک ہی مکان میں رہیں۔ جب تک کہ شکر رنجی کے بعد علیحدگی کی نوبت نہیں آ جاتی۔

جہیز اور بری کی نمائش، گانا بجانا خواہ ریڈیو پر گانا ہو۔ (سوائے بچیوں کے پاکیزہ اشعار پڑھنے کے) زیورات اور قیمتی کپڑوں وغیرہ کے ذریعے حد سے زیادہ اور ناجائز آرائش۔ بے پردگی اور نامحرم مردوں اور عورتوں کا ملنا جلنا یہ سب جاہلیت کے زمانہ کی باتوں کا احیا ہے۔ جنہیں مسلمانوں کو ترک کر دینا چاہیئے ان کی وجہ سے خاندانوں کے خاندان تباہ و برباد ہو گئے۔ پارٹیشن سے پہلے مسلمانوں کے مکانات اور اور زمینیں بیاہ شادی پر ناجائز اسراف کی وجہ سے ہندوؤں کے پاس گروی پڑی رہتی تھیں اور وہ سود در سود کے چکر سے کبھی نکلنے نہ پاتے تھے۔ اب انہیں خدائے ذوالمنن کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور اپنے کردار کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کے ماتحت اسلامی تعلیم کے ڈھانچے میں ڈھالنا چاہیئے۔ کہ دین و دنیا میں یہی حقیقی فلاح کی کلید ہے۔

مسلمانوں کے اسراف کے جو واقعات اور بے پردگی کی جو تصاویر شائع ہوتی رہتی ہیں وہ لرزہ بر اندام کرنے کے لئے کافی ہیں۔ مسلمان اپنے سلف صالحین کے مقابلہ میں اب کہاں سے کہاں نکل گئے ہیں۔ ہماری جماعت کے افراد کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں دوسروں کی ہدایت کے لئے مقرر کیا ہے۔ ایسے واقعات سے ہشیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ کسی کی ذرا سی لغزش دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جاتی ہے۔ مومن اپنے ایمان اور کریکٹر میں نہایت مضبوط اور کوہِ وقار ہوتا ہے۔ جس پر موسمی طوفان کوئی اثر نہیں کر سکتے ٭



## مجالس اطفال الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

اس سال ہونے والے سالانہ اجتماع اطفال میں ہر مجلس کے چندے کا حساب بھی چیک ہوگا اول۔ دوم۔ سوم آنے والی مجالس کے سیکرٹریان مال کو انعام دیا جائے گا۔ مجالس اطفال ابھی سے تیاری کر لیں۔ شرح چندہ حسب ذیل ہے۔

پرائمری تک دو پیسے ماہوار
چھٹی سے آٹھویں تک ایک آنہ "
نویں و دسویں ڈیڑھ آنہ "
باقی ہر ایک سے ایک آنہ "

مہتمم اطفال

## ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۷ اپریل کے ایڈیٹوریل (صفحہ ۳) کے دوسرے کالم کے آخری حصہ میں ایک جگہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے نام کی جگہ غلطی سے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا نام لکھا گیا۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

## درخواست دعا

خاکسار اور خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

عبدالسمیع ظفر کریانہ مخزن
گول بازار ربوہ

## دعائے مغفرت

(۱) میرے چچا حکیم صوفی احمد علی صاحب عرصہ دو ماہ بیمار رہنے کے بعد ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء بروز جمعرات انتقال فرما گئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ۴ لڑکیاں اور ۵ لڑکے چھوڑے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

بشیر الدین احمد دہلیۃ اسسٹنٹ لائلپور

(۲) میرے چچا بشیر احمد صاحب کھوکھر مورخہ ۳/۴/۶۰ کو گوجرانوالہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ ان کے پیچھے ان کی بیوہ تین لڑکیاں اور چار لڑکے ہیں۔ جو کہ ابھی چھوٹے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار نور احمد از ڈسکہ)

# تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں ۔ احباب نوٹ فرمالیں (ناظر اعلیٰ)

نام جماعت و ضلع

## ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ

مولوی نظام الدین صاحب پریذیڈنٹ
ماسٹر عبد الحمید خالد صاحب سیکرٹری مال
محمد منشی صاحب " امور عامہ
مولوی محمد عبد اللہ صاحب " اصلاح و ارشاد

## چک نمبر ۹۳ T.D.A ضلع مظفر گڑھ

چوہدری عبد الغفور صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد

## ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

چوہدری محمد رفیق صاحب پریذیڈنٹ

## ۸ انگلہ ضلع گجرات

مولوی عبد الرحیم صاحب پریذیڈنٹ
میاں عبد المجید صاحب سیکرٹری مال
میاں عبد العزیز صاحب " امور عامہ
میاں عبد اللطیف صاحب " اصلاح و ارشاد
میاں ابراہیم صاحب وائس پریذیڈنٹ

## بارہ موسیٰ ضلع گجرات

میاں احمد دین صاحب پریذیڈنٹ
میاں اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال
چوہدری محمد صادق صاحب " اصلاح و ارشاد

## کھر پیڑ ضلع لاہور

چوہدری عبد الستار صاحب پریذیڈنٹ
مولوی محمد اسحٰق صاحب سیکرٹری مال
" اصلاح و ارشاد

## لنگے ضلع گجرات

میر احمد صاحب وینس پریذیڈنٹ
چوہدری بہاول بخش صاحب وائس "
ڈاکٹر فضل حق صاحب سیکرٹری مال
چوہدری غلام مختار صاحب " امور عامہ
" اصلاح ارشاد
میاں خوشی محمد صاحب " تعلیم

## چک نمبر ۲۴ ضلع گجرات

منشی محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ
" سیکرٹری اصلاح و ارشاد
ملک نذیر احمد صاحب " امور عامہ
تاج الدین صاحب امین
حسن محمد صاحب سیکرٹری مال

نام جماعت و ضلع

## سمندری ضلع لائلپور

سید محمد حسین شاہ صاحب پریذیڈنٹ
چوہدری قدرت اللہ صاحب سیکرٹری مال

## سیالکوٹ شہر

چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ جنرل سیکرٹری
بابو ناصر احمد صاحب پال۔ سیکرٹری مال
خلیفہ عبد الرحیم صاحب " امور عامہ
شیخ ارشد علی صاحب " اصلاح و ارشاد
بابو کرم الٰہی صاحب " تعلیم
ڈاکٹر محمد احسان صاحب " وصایا
بابو محمد الدین صاحب پنشنر " ضیافت
میاں محمد احمد صاحب قمر محاسب
بابو محمد حیات صاحب آڈیٹر
خواجہ محمد یعقوب صاحب امین
بابو اشفاق احمد صاحب سیکرٹری جائیداد "

# اہالیان ربوہ کیلئے

## انصار اللہ خاص طور پر توجہ فرمائیں

جن احباب نے ربوہ کو اس کی ابتدائی حالت میں دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہاں درختوں کا تو ذکر ہی کیا گھاس کی ایک پتی بھی نظر نہ آتی تھی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوستوں کی محنت اور ہزاروں روپے کے خرچ سے اب آپ کو جابجا درخت نظر آ رہے ہیں۔ پلاٹوں میں گھاس لگایا گیا ہے جس کو قائم رکھنے کے لئے اب بھی کثیر رقم صرف ہو رہی ہے یہ سب کچھ شہر کو خوبصورت بنانے اور آب و ہوا کو درست کرنے کے لئے ہے۔

ان حالات میں اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے۔ جو ان چیزوں کو عمداً یا اپنی غفلت سے یا بے حسی سے نقصان پہنچائے اور بجائے ان چیزوں کی پرورش کے ان کا قلع قمع کرے۔

تمام اہالیان ربوہ سے دردمندانہ اپیل ہے کہ پورے طور پر خیال رکھیں کہ یہ غفلت نہ ہو اور سب لوگ صحیح مقررہ راستوں پر ہی چلیں ۔ انصار اللہ سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ اس کا خیال رکھیں اور اگر کسی کو اس کی خلاف ورزی کرتے دیکھیں تو نرمی سے سمجھائیں اور منع کر دیں اس میں ہم سب کا فائدہ ہے۔ جزاکم اللہ

(قائد خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

# قبول احمدیت کی دلچسپ سرگذشت

## صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے عنوان بالا کے تحت

## ایک اہم کتاب کی اشاعت کا فیصلہ

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خوش قسمت افراد ہیں جن کی سلسلہ حقہ میں شمولیت کی روئیداد خود ان کے لئے تو ایمان افزا ہے ہی وہ دوسروں کی ہدایت و راہنمائی کا موجب بھی بن سکتی ہے ۔ مگر افسوس کہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں۔ جس میں قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کو جمع کر دیا گیا ہو۔ نتیجہ یہ ہے کہ جماعت اپنی تاریخ کے ہزاروں قیمتی اوراق سے محروم ہے۔ بعض کتابوں میں ایک حد تک یہ مضمون ملتا ہے۔ مگر اپنی افادیت و اہمیت کے باوصف ان سے یہ قومی تقاضا پورا نہیں ہو سکتا ۔

لہذا نظارت اصلاح و ارشاد کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس نوع کے قیمتی مجموعہ کے جلد شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور میں اس اعلان کے ذریعہ سے احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قومی خدمت میں صیغہ نشر و اشاعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے خود بھی اولین فرصت میں احمدیت سے وابستہ ہونے کے مختصر مگر جامع حالات قلمبند کر کے صیغہ متعلقہ کو ارسال کریں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کی پرزور تحریک کریں تا سلسلہ احمدیہ کی ایک تاریخی امانت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور ان کا قبول حق دوسری لاکھوں سعید روحوں کو حق و صداقت کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا باعث بنے۔

نوٹ نمبر ۱ ۔ جو احباب اس کتاب میں اپنے حالات کے ساتھ اپنا فوٹو بھی شائع کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے فوٹو کا بلاک یا اس کا خرچ صیغہ کو بھجوا دیں۔

نمبر ۲ ۔ اس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں دوست اپنے قیمتی مشوروں سے بھی صیغہ کی کماحقہ اعانت کر سکتے ہیں ۔

امید ہے احباب اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے جن کی طرف سے اس قسم کے حالات پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہوں وہ بھی لکھوا کر بھجوا دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

# یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مورخہ ۲۷ مارچ کو یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر احمدی جماعتوں نے کثرت کے ساتھ جلسے منعقد کئے جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات و نشانات اور حضور کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں ۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل مقامات کی احمدی جماعتوں کی طرف سے جلسوں کی روئداد میں موصول ہوئی ہیں ۔ عدم گنجائش کی وجہ سے روئداد کی تفصیل شائع نہیں کی جا رہی (ادارہ)

سرگودھا ۔ لاہور ۔ میرپور خاص سندھ ۔ چنیوٹ ۔ چکوال ۔ بھیرہ ۔ ڈبی ضلع مردان پشاور ۔ قصور ۔ وزیر آباد ۔ کھیوڑ تحصیل چکوال ۔ جھنگ صدر ۔ لائلپور ۔ موہلن کے ضلع گوجرانوالہ کھوکھر غربی ضلع گجرات ۔ میانی گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا ۔ گوئیکی ۔ کوئٹہ ۔ چھنیاں ۔ لالیاں ۔ چک نمبر ۱۱۶ جنوبی سرگودھا ۔ گجرات جہلم ۔ چک منگلا ۔ منٹگمری ۔ چک ۲۷۰ کا چیلو سندھ لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ ۔ پاڑہ چنار کرم ایجنسی ۔ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا ۔ شیخوپورہ ۔ میانوالہ ۔ ضلع سیالکوٹ ۔ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا ۔ شیخوپورہ ۔ میانوال خانانوالی ضلع سیالکوٹ ۔ ڈاور ۔ گنج مغلپورہ ۔ گوجرانوالہ شہر ۔

# اعانت الفضل

مکرم محمد عبد اللہ خاں صاحب کراچی نے اپنے لڑکے عزیز نسیم احمد خاں صاحب کے امسال نویں کلاس میں پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ ۵/ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ عزیز کی یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

# سیرت طیبہ

## سیرت طیبہ کی کثرت اشاعت کے بارہ میں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا ارشاد:۔

"۔ ۔ ۔ یہ رسالہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جس کا مطالعہ نہ صرف جماعت احمدیہ کے ایک ایک فرد۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور نوجوان کے لئے انتہائی لازمی اور ضروری ہے۔ بلکہ جملہ افراد جماعت پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ اس رسالہ کی بکثرت اشاعت کریں۔ تا انہیں بھی معلوم ہو کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اخلاق فاضلہ کے لحاظ سے کس بلند مقام پر فائز تھے۔ اور آپ کی زندگی اپنے آقا و مطاع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اسلام کے کیسے اعلیٰ اور کامل نمونے کی آئینہ دار تھی۔ پھر اس رسالہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کی سیرت پر بھی ایک مخلص لیکن جامع نوٹ کا اضافہ کر کے اس کی افادیت اور زیادہ بڑھادی ہے۔

میں جملہ احباب و عہدیداران جماعت اور مجالس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہ بیش قیمت رسالہ بکثرت خریدیں اور وسیع پیمانے پر اس کی اشاعت کریں۔ الخ"

کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب تعداد صفحات ۱۱۲۔ قیمت قسم اول ۱۲ر فی نسخہ مگر سو کے خریدار سے ۶۰ روپے لئے جائیں گے۔ قسم دوم کی قیمت ۸ر مگر سو کے خریدار کو ۴۰ روپے میں دیدیا جائے گا۔

**خاکسار ملک فضل حسین مینیجر احمدیہ کتابستان ربوہ**

## خواجہ مظفر الحق کو دس سال، ہاشم گزدر کو پانچ اور برہانی کو آٹھ سال قید کی سزائیں

### کراچی کی خاص فوجی عدالت کا فیصلہ

کراچی ۷ر اپریل۔ کراچی کی خاص فوجی عدالت نے کل مغربی پاکستان کے سابق وزیر خواجہ مظفر الحق کو حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش اور سیاسی نوعیت کے جلسے منعقد کرنے کے الزام میں مارشل لار کے ضابطوں کے تحت دس سال قید بامشقت اور ساٹھ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں خواجہ مظفر الحق کو مزید تین سال قید بامشقت بھگتنا ہوگی۔

دستور ساز اسمبلی کے سابق ڈپٹی سپیکر مسٹر ہاشم گزدر کو اسی مقدمہ میں پانچ سال قید سخت کی سزا سنائی گئی۔ صوبہ کے سابق نائب وزیر مسٹر اسمٰعیل برہانی اور شیل آئل کے ــــ مسٹر اسلم مراد کو آٹھ آٹھ سال قید کی سزائیں دی گئیں۔ عدالت نے باقی دو ملزموں ــــ رانا نصر اللہ خاں (سابق رکن پنجاب اسمبلی) اور حاجی جمیل۔ پروپرائٹر کیفے فردوس کراچی) کو بری کر دیا۔ ملزموں کو جیل میں "اے" کلاس دی گئی ہے۔ خواجہ مظفر الحق۔ مسٹر اسمٰعیل برہانی نومبر کو گرفتار کئے گئے تھے۔ دو روز بعد مسٹر ہاشم گزدر بھی گرفتار کر لئے گئے تھے۔ ملزموں کے خلاف خاص فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ مقدمہ کی کارروائی بند کمرے میں ہوئی تھی۔ آج ملزموں کے خلاف الزامات کی تفصیل کا اعلان نہیں کیا گیا۔ عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے اعلان کیا کہ مسٹر ہاشم گزدر دو الزامات میں اور دوسرے تین ملزم چار الزامات میں مجرم پائے گئے۔

## صدر ایوب اٹھارہ گھنٹے کام کرتے ہیں

سیالکوٹ ۷ر اپریل۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں روزانہ اٹھارہ گھنٹے کام کرتے ہیں۔ یہ انکشاف وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمان نے جناح اسلامیہ کالج میں کانووکیشن ایڈریس پڑھتے ہوئے کیا۔ آپ نے طالب علموں سے کہا کہ وہ صدر ایوب کے نقش قدم پر چلیں تاکہ ملک ہر اعتبار سے ترقی کر سکے۔

## عازمین حجاز کا پہلا جہاز جدہ روانہ ہوگیا

کراچی ۶ر اپریل کل "سفینہ" نامی جہاز کراچی سے عازم جدہ ہو گیا۔ جس میں ایک ہزار تینتالیس عازمین بیت اللہ شریف سفر کر رہے ہیں۔ یہ سارے کے سارے مشرقی پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں۔

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## نمبر ۱۴۷۴۴: میں نیاز بی بی زوجہ چوہدری صالح محمد صاحب

اعجاز قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۸۵/E-B ڈاکخانہ ۲۸۵/E-B ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ر نومبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر یکصد روپیہ زیور طلائی تین تولے بقیمت تین صد روپیہ۔ کل میزان چار صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات اس جائیداد کے علاوہ اور جائیداد ثابت ہو تو اس کی بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان دار الہجرت ربوہ ہو گی۔ مخطوط ناظم الحروف ناصر احمد خاں محمود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۸۵/E-B ضلع منٹگمری۔

الامۃ نیاز بی بی زوجہ صالح محمد اعجاز چک نمبر ۲۸۵ E-B نشان انگوٹھا

گواہ شد صالح محمد خاں اعجاز خاوند موصیہ چک نمبر ۲۸۵/E-B۔

گواہ شد۔ مولوی فتح محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۸۵

## نمبر ۵۵۵۳: میں محمد عیسیٰ ظفر ولد چوہدری محمد یوسف

صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر ۳۸ جنوبی ڈاکخانہ خاص۔ براستہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۹ ۱۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد زرعی اراضی ۔ ۔ ۔ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں اس امر کی وصیت بھی کرتا ہوں کہ میری جائیداد کی قیمت میری وفات کے وقت لگائی جائے۔

آج کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں بی اے پاس ہوں۔ اگر میں کسی وقت ملازمت کے ذریعہ آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الغرض میری یہ وصیت مذکورہ دونوں صورتوں پر بشرطیکہ موجود ہوں حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ خاکسار محمد عیسیٰ ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا۔

العبد محمد عیسیٰ ظفر

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت۔

گواہ شد بقلم خود محمود احمد امیر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۰ شمالی سرگودھا

## نمبر ۱۵۶۱۶: میں سلطان احمد ولد چوہدری کریم بخش

صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۸۷/E-B ڈاکخانہ نگو۔ ضلع منٹگمری۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۷/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی جائیداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے ساڑھے پانچ ایکڑ نہری جدید سکیم الاٹمنٹ ہے اس کی آمد سالانہ تقریباً سات صد روپیہ ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد سلطان احمد ولد کریم بخش چک نمبر ۱۸۷ ای بی ڈاکخانہ نگو ضلع منٹگمری

گواہ شد چوہدری حسن محمد برادر حقیقی چک نمبر ۱۸۷/E-B۔ ڈاکخانہ نگو ضلع منٹگمری نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

# تعلیمی اصلاحات کے نفاذ کا ادارہ قائم کیا جائے گا

## تعلیمی کمیشن کی سفارشات کو جلد عملی جامہ پہنانے کیلئے صدارتی کابینہ کا فیصلہ

راولپنڈی ۷ اپریل۔ کل صدارتی کابینہ نے ایک "عملدرآمد یونٹ" قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ وزارت تعلیم کے سیکرٹری مسٹر ایس۔ ایم شریف کی قیادت میں قائم شدہ قومی تعلیمی کمیشن کی سفارشات کی تکمیل کی جا سکے۔ یہ یونٹ تعلیمی کمیشن کی سفارشات کو وزارت تعلیم کے تیار کردہ اور کابینہ کی طرف سے منظور شدہ پروگرام کے مطابق پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا۔ یونٹ کی امداد کے لئے غیر ملکی تعلیمی ماہرین کی خدمات بھی حاصل کی جائیں گی۔

عملدرآمد یونٹ کے سات یا آٹھ سیکشن ہوں گے جو ہر سطح سے متعلق تعلیمی کمیشن کی سفارشات کا خیال رکھیں گے۔ یہ سیکشن یونیورسٹی تعلیم، پیشہ ورانہ تعلیم، ثانوی تعلیم، ٹیکنیکل تعلیم اور پرائمری تعلیم وغیرہ کے متعلق ہوں گے تعلیمی کمیشن کا کوئی رکن یا اس کے بڑے مشیروں میں سے کوئی ایک مشیر ہر سیکشن کا نگران مقرر ہوگا اور وہ سیکشن کے سربراہ کی حیثیت سے کام کرے گا۔ ہر سیکشن میں کم از کم ایک ہمہ وقتی (ہول ٹائم) آفیسر مقرر کیا جائے گا جو سکیموں کی ابتدائی منصوبہ بندی ایڈہاک کمیٹیوں کی بڑی تعداد کے سپرد کی جائے گی۔ ان میں سے ہر کمیٹی کے لئے تعلیم کا کوئی اہم مسئلہ مخصوص کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے حکومت کو کمیٹیاں تشکیل کرنا پڑیں گی۔ ہر کمیٹی کی ہیئت ترکیبی اس کے کام کی نوعیت کے مطابق ہوگی بطور مثال ثانوی تعلیم، پرائمری تعلیم ٹیکنیکل تعلیم اور دستکاریوں کے کورسوں کے نصابوں پر نظر ثانی کرنے کے لئے جو کمیٹی قائم کی جائے گی۔ اس کے ارکان کی تعداد زیادہ ہوگی اور اسے مختلف سیکشنوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ان کمیٹیوں کے کام کی مدت بھی کام کی نوعیت کے اعتبار سے مقرر کی جائے گی۔ بطور مثال نصاب پر نظر ثانی کرنے والی کمیٹی اپنے کام کی تکمیل کے لئے مسلسل چھ سے آٹھ ہفتے تک اجلاس منعقد کرے گی

چونکہ تعلیم کمیشن کا سب سے بڑا مقصد سارے ملک کو پوری طرح متحد کرنا اور قومی مقاصد کو فروغ دینا ہے لہٰذا ان کمیٹیوں میں دونوں صوبوں سے بہترین دل و دماغ لئے جائینگے تعلیمی کمیشن کی سفارشات کی تکمیل کے لئے غیر ملکی ماہروں کی خدمات بھی حاصل کی جائینگی تاکہ تعلیم اور ریسرچ کا معیار بلند کیا جا سکے۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق عملدرآمد یونٹ وزارت تعلیم کے سیکرٹری مسٹر ایس۔ ایم شریف کی ہدایت کے مطابق کام کریگا

---

## بھارتی علاقوں پر چینی طیاروں کی پرواز

نئی دہلی ۷ اپریل۔ مسٹر کرشنا مینن وزیر دفاع بھارت نے کل راجیہ سبھا میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت تک کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ چینی طیاروں نے بھارت کی شمال مشرقی ایجنسی میں فروری اور مارچ میں پینتالیس دفعہ بھارتی علاقے پر پرواز کی ہے بھارتی حکومت نے سفارت چین متعینہ نئی دہلی کے نام اس سلسلے میں احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ آئندہ پروازوں کا یہ سلسلہ بالکل بند ہو جانا چاہیئے۔

## لنکا کے آئین میں ترمیم کی جائیگی

کولمبو ۷ اپریل۔ لنکا کے گورنر جنرل سر آلیور گونے تلک نے کل نئی پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ لنکا کے آئین میں ترمیم کے لئے جلد قدم اٹھائے جائیں گے تاکہ لنکا کو دولت مشترکہ میں جمہوریہ کی حیثیت حاصل ہو جائے اور اقلیتوں کو بنیادی حقوق کی ضمانت مل سکے۔

---

## مسٹر اختر حسین کا خطبۂ اسناد

بقیہ صا اوّل

میں اخلاقی قدروں کا پیدا کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے اسی طرح وطن پرستی دیانتداری۔ جدوجہد اور خوش اطواری قوم کی ٹھوس ترقی کے لئے بنیادی شرطیں ہیں لیکن کیرکٹر بذات خود مختلف خوبیوں کا مجموعہ نہیں کیرکٹر، فکری فیضان ہے جس سے انسان اتحاد جیسی نعمت سے مالا مال ہوتا ہے اور جو اس کے احساسات جذبات اور اندرونی تحریکات کو مجتمع رکھتا ہے تاکہ انسان کا ضمیر اس کا وجدان اور اس کی خواہشات مختلف راہیں اختیار نہ کر سکیں۔

مسٹر اختر حسین (جو یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں) نے فارغ التحصیل طلبہ میں تین سو چھیالیس ڈگریاں تقسیم کیں ان میں اکہتر لڑکیاں بھی شامل ہیں جن چالیس طلباء نے امتحانوں میں امتیاز حاصل کیا۔ انہیں تمغے بھی عطا کئے گئے۔ چانسلر کے تمغے مسٹر منظور الامام اور مسٹر محمد علی کو عطا کئے گئے انہوں نے ایم ایس سی میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں

---





---



---





رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴